بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ — ۸ شہادت ۱۳۴۴ ہش ۵ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۸ اپریل ۱۹۶۵ء — نمبر ۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ر اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی معرفت اس کا نام ہے کہ انسان نفسانیت سے اپنے آپ کو مسلوب اور محض لاشئے سمجھے

جس قدر اپنے آپ کو لاشئے سمجھے گا اسی قدر فیوض و انوار و برکات نازل ہونگے

"سچی معرفت اس کا نام ہے کہ انسان نفسانیت سے اپنے آپکو مسلوب اور محض لاشئے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالےٰ سے نور اور فضل طلب کرے اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کیلئے قوت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اللہ تعالےٰ کے محض فضل سے حاصل ہو جائے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط و شرحِ صدر اس کو حاصل ہو جائے تو اس پر کسی قسم کا غرور اور ناز نہ کرے بلکہ اس کے انکسار اور فروتنی میں اور بھی ترقی ہو اور کوئی چیز اپنی طرف سے نہ سمجھے اور نہ اپنی طرف منسوب کرے کیونکہ جس قدر اپنے آپکو لاشئے اور خالی محض سمجھے گا اسی قدر فیوض اور انوار و برکات اللہ تعالےٰ سے نزول فرما ہونگے جو اس کو روشنی اور ایمانی قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ طریق اختیار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہوتی جاوے گی۔ اپنے آپکو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے اور خدا اس پر لعنت کرتا ہے۔ میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقوےٰ اور طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے۔ .....

یہ زمانہ اس اصلی تقوےٰ اور طہارت سے اس وقت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو جو پاک ہونے کا ذریعہ تھا بالکل ترک کر دیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہد نبوت اس زمانہ میں دوبارہ آوے اور وہی تقوےٰ اور طہارت پھر قائم ہو جاوے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں اس جماعت کے ذریعہ قائم کر دے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

۰ — لاہور ۷ر اپریل۔ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) صدر شعبۂ فلاسفی پنجاب یونیورسٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے برادر اکبر نامور معالج امراض چشم محترم جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب فریضۂ حج ادا کرنے کی غرض سے مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۶۵ء کو بذریعہ ہوائی جہاز حجاز روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو فریضہ حج ادا کرنے اور مناسک کی مخصوص عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ اس کی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال ہو کر بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

۰ — مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس میں بعد نماز عصر بوقت ۵ بجے مسجد محمود میں مندرجہ ذیل اہم علمی لیکچر ہوں گے انشاء اللہ تعالےٰ

۷ر اپریل۔ خلافت احمدیہ اور اہل پیغام
مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

۹ر اپریل۔ منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات
مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

۱۰ر اپریل۔ مسئلہ کفارہ۔ مکرم مولانا نور الحق صاحب انور

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ (ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ ربوہ)

۰ — مورخہ ۹-۱۰ر اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ مجالس خدام الاحمدیہ تحصیل گوجرانوالہ کی تربیتی کلاس بمقام تونڈی کھجور والی منعقد ہوگی۔ اس کلاس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تشریف لائیں گے تحصیل گوجرانوالہ کے جملہ خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس کلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ یہ کلاس انشاء اللہ ۹ر اپریل کو بعد نماز جمعہ شروع ہوگی۔

(قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸۔ اپریل ۶۵ء

علماءُ اُمتی کانبیاءِ بنی اسرائیل

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسلام کی حفاظت خود کرنے کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے :-

انا نحن نزلنا الذکر وانّا لہ لحافظون۔

اب یہ وعدہ صرف مادی حفاظت کا نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ یہ دیکھ کر کہ قرآنِ کریم جس طرح نازل ہوا تھا اسی طرح صدیوں سے گزرتا ہوا ہمارے پاس پہنچ گیا ہے اور اس میں زیر و زبر کا بھی تغیّر پیدا نہیں ہوا سمجھتے ہیں کہ ذکر کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ بس یہیں تک ہے۔ حالانکہ باوجود اس کے کہ یہ بھی ایک عظیم معجزہ ہے حقیقی حفاظت تو یہ ہے کہ اسلام کی حفاظت ہو یعنی جب اسلام لوگوں کے دلوں سے نکل جائے تو اللہ تعالیٰ کوئی ایسا ذریعہ اختیار کرے کہ اسلام پھر زندہ ہو جائے۔

کتب کی ظاہری حفاظت تو آج پریس کی ایجاد سے آسان ہو گئی ہے۔ انسانوں نے ایسے ذرائع پیدا کر لئے ہیں کہ ایک کتاب بغیر ردّ و بدل کے قیامت تک چلی جائے۔ اگرچہ یہ سہولتیں اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی عقل سے انسان نے پیدا کی ہیں تاہم تکوینی طور پر اب انسان اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ وہ کتب کی ظاہری حفاظت کر سکے۔ اس لئے آجکل یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ قرآن کریم کی ظاہری حفاظت بھی ایک معجزہ اس لئے ہے کہ پریس کی ایجاد سے پہلے بھی قرآن کریم بغیر تغیّر و تبدل کے چلا آیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کوئی ارضی یا سماوی کتاب ایسی موجود نہیں جس میں تبدیلیاں نہ ہوئی ہوں۔ چنانچہ وید۔ انجیل تورات۔ زبور۔ ژند وغیرہ جتنی سماوی کتب موجود ہیں خود ان کے ماننے والوں کو اعتراف ہے کہ ان میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں مگر قرآن کریم کے متعلق غیروں کی بھی یہی تحقیق ہے کہ اس میں ذرا سا تغیّر بھی نہیں ہوا اور جس طرح سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ نازل ہوا تھا اسی طرح ہم تک چلا آیا ہے۔

الغرض قرآن کریم کی یہ خوارق عادت حفاظت فی ذاتہٖ ایک عظیم الشان معجزہ ضرور ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم ہی قرآن کی حفاظت کریں گے اس کا مطلب صرف اتنا نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو حدیث مجدد دین میں کھل کر بیان کر دیا گیا ہے یعنی

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علی رأس مئۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے انسان نے ایسے سامان پیدا کر لئے ہیں کہ کسی کتاب کی ظاہری حفاظت فی زمانتا معجزہ نہیں رہی لیکن کسی ہدایت کا دلوں سے نکل جانے پر انسان قابو نہیں پا سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم کے اصل صورت میں موجود ہونے کے باوجود آج ہر طرف یہی شور سنائی دیتا ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے اور یہ کہ ان کی نکبت اور زوال کی یہی وجہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ظاہری حفاظت تو انسان کسی قدر کر سکتا ہے مگر باطنی حفاظت پر وہ قادر نہیں ہو سکتا۔ دوسرے لفظوں میں انسان اپنی عقل و تدبیر سے اسلامی تعلیم کی شمع کو دلوں میں جلتا نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ فی الحقیقت زیادہ تر اسلامی تعلیم کی باطنی حفاظت کے تعلق میں ہے۔

ہم دیکھتے ہیں اور قرآنِ کریم کے مطالعہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کا دین دنیا سے اُٹھ گیا ہے اللہ تعالیٰ کی سنّت یہی ہے کہ وہ اپنا کوئی فرستادہ کھڑا کرتا رہا ہے جو دلوں کے بُجھے ہوئے چراغوں میں از سر نو تیل ڈال کر ان کو روشن کرتا رہا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیّدنا حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران حق لوگوں کی ہدایت کے لئے آچکے ہیں۔ اگر ظاہری حفاظت کی طرح باطنی حفاظت بھی آسان ہوتی تو اتنے انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں اور ہر وقت میں انبیاء علیہم السلام ارسال کئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہدایت پر قائم رہنا انسانوں کے لئے آسان نہیں ہے۔ بہت سے دنیوی موثرات ایسے ہیں جو سیدھی راہ سے انسان کو بھٹکا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار یاددہانی کے لئے اپنے فرستادہ ارسال کئے۔

چونکہ سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے اور جس قدر انسان کے لئے قیامت تک ہدایت کی ضرورت تھی وہ قرآنِ کریم میں آچکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس کی ظاہری حفاظت کا بھی بندوبست کر دیا ہے اس لئے اب کسی ایسے فرستادہ حق کی ضرورت نہیں جو نئی شریعت لائے یا سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں مستقل نبوت کا حامل ہو۔ اس لئے جیسا کہ ہم اوپر حدیث مجدد دین نقل کر کے بتا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد سلسلہ مجددین جاری فرمایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے انسان آتے رہیں گے جو اسلام کو از سر نو زندہ کرتے رہیں گے۔

ظاہر ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا ذمّہ اپنے پر لیا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ چھوٹی موٹی اصلاحات عام علمائے اسلام بھی کرتے رہے ہیں کیونکہ حدیث نبوی میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل۔

یعنی میری امّت میں ایسے علماء بھی ہوں گے جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے ظاہر ہے کہ ہر عالم ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ علماء ہی درا صل مجددین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سیّدنا حضرت خاتم النبیین کے طفیل اور فیض سے نبیوں کی صفات عطا کرے گا۔

امّتِ محمدیہ میں اب تک کئی مجدّدین آچکے ہیں جن میں سے تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سیّد احمد شہید بریلوی علیہ الرحمۃ تھے۔ آپ نے تجدید و احیائے دین کے لئے عظیم الشان کام کیا۔ آپ اپنا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"تاج فریدوں اور تخت
سکندری میری نظروں میں
جو کے برابر بھی نہیں قیصر و کسریٰ
کی مملکت کا خیال تک دل
میں نہیں۔

اتنی سی تمنّا ہے کہ اکثر افراد بنی آدم بلکہ دنیا کے تمام خطے ربّ العالمین کے ان احکام کے تابع ہو جائیں جنہیں ہم شریعتِ اسلامیہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اس بارے میں کسی کی طرف سے کشمکش کا امکان باقی نہ رہے ——— بس اس کام کی تکمیل مقصود ہے خواہ میرے ہاتھ سے پورا ہو یا کسی دوسرے کے ہاتھ سے جو حیلہ اس مدعا کے حصول کا باعث بن سکتا ہے اسے بروئے کار لاتا ہوں اور جو تدبیر اس مقصد کے لئے مفید نظر آتی ہے اس سے کام لیتا ہوں"

(بحوالہ الشمیا ۴/۶۵ ے صہ اوّل)

اگرچہ عام طور پر یہ مجددین نبی نہیں کہلائیں گے مگر جیسا کہ احادیث سے واضح ہے ان میں سے ایک جو خاتم الاولیاء ہو گا امّتی نبی کہلانے کا مستحق ہو گا جس کو مسیح موعودؑ اور الامام المہدی بھی کہا جاتا ہے۔ ہمارے ایمان کے مطابق یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جس پہلو سے دیکھو اسلام
کمزور ہو گیا ہے۔ وہ اسلام
جس میں ایک بھی مُرتد ہو جاتا تو
قیامت آجاتی۔ اس میں تیس لاکھ مُرتد
ہو چکا ہے کیا ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ
کا وعدہ انّا نحن نزلنا الذکر
وانّا لہ لحافظون پورا نہ ہوتا؟
اگر اب اسلام کی خبر نہ لی جاتی تو
پھر اور کونسا وقت آنیوالا تھا"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۱۷۴)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند پہلو

از محترمہ امۃ المالک صاحبہ بی اے ۔ بنت ملک عبد الحمید صاحب راولپنڈی

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو در حقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے احباب اقربا ۔ معاون و مددگار اور اولاد سے زیادہ محبت تھی ۔ اسی والہانہ محبت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ اپنے آقا کی عزت و عظمت کے خلاف ایک لفظ بھی سننا برداشت نہ کر سکتے ۔ چنانچہ ایک جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عیسائی پادریوں کے جھوٹے اور ناپاک اعتراضوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہؐ کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے ۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا ۔ جتنا ان لوگوں کے ہنسی اور ٹھٹھا نے پہنچایا ہے ۔ جو وہ ہمارے رسول پاکؐ کی شان کے خلاف کرتے ہیں ۔ ان کے دلآزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے ۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں ۔ میرے اپنے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں ۔ اور اپنی تمام خوشیوں اور آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں ۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت ۔ اور نصرت کی نظر فرما ۔ اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش ۔" (ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

پھر عشق رسولؐ کے نشہ میں محو ہو کر فرماتے ہیں :-

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

یہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمد عربی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت کی ایک معمولی سی اور ہلکی سی جھلک ۔ ورنہ آپؑ کے سینہ میں تو تمام عمر عشق رسولؐ کا ایک ایسا سمندر ٹھاٹھیں مارتا رہا ۔ جس کا کوئی ساحل ہی نظر نہیں آتا ۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صرف جذباتی نہ تھا ۔ جذبات کی رَو میں بہہ کر محض چند اشعار اور تحریروں کے ذریعہ آپؑ نے اپنے محبوب و معشوق کی مدح کرنے پر اکتفا نہیں کر دیا بلکہ

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

کے مصداق ہر قدم پر اپنے آقا و مولےٰ کی کامل اتباع کی اور حتی المقدور ہر اس رنگ کو اپنایا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تھا ۔ اور ان عظیم الشان کارہائے نمایاں کی انجام دہی کے لئے اپنی تمام عمر وقف کر دی ۔ جو آج سے چودہ سو برس قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سرانجام دیئے تھے ۔ چنانچہ یہ زمین اور یہ آسمان گواہ ہیں کہ آج سے پون صدی قبل جب آپؑ مبعوث ہوئے تب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام لیوا تو تھے ۔ مگر حقیقی معنوں میں آپؐ سے محبت کرنے والے لوگ عیسائیت سے سخت مرعوب ہو چکے تھے ۔ اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ۔

ان حالات میں حضرت اقدسؑ کو خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے ایک ایسی جماعت تیار کرنے میں نمایاں کامیابی ہوئی جس کا نصب العین ہی ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے ۔ اور جس کے لئے وہ تن من دھن سے انفرادی اور اجتماعی کوششیں کر رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں جب روئے زمین پر بسنے والی تمام سعید روحیں ہمارے سید و مولےٰ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں میں گر جائیں گی ۔

قرآن کریم سے بے پناہ محبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا ایک اور نمایاں پہلو قرآن کریم کے ساتھ لازوال محبت ہے ۔ اور یہ عشق رسولؐ کا لازمی نتیجہ ہے ۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد وحید قرآن کریم کو دنیا میں منوانا تھا ۔ اسی مقصد کے حصول کی خاطر لاکھوں فدائیان رسولؐ نے ابتدائے اسلام میں اپنی جانیں بکروں کی طرح ذبح کرائیں لیکن تیرہ سو سالوں میں اسلام جس طرح غریب خروج ہوا تھا ۔ اسی طرح غریب و بے کس رہ گیا ۔ اس کا کوئی خویش و یار باقی نہ رہا ۔ لوگ قرآن کی محبت کا اظہار یوں تو کرتے رہے کہ اسے خوبصورت غلافوں میں بند کر کے رکھ لیا ۔ یا آنکھوں پر لگا کر چوم لیا ۔ اور برکت حاصل کر لی ۔ مگر اس رنگ میں اس سے محبت کا اظہار نہ کیا ۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ ہندوؤں نے ۔ عیسائیوں نے دہریوں نے اور فلاسفروں نے اس کی ایک ایک آیت پر اعتراض کیا ۔ تو اس کا دفاع کیا ہوتا ۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی میں اسی مقصد عظیم کو لے کر اٹھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا ۔ آپؑ نے یہ عزم کیا کہ قرآن کریم کی عظمت کا اعتراف تمام دنیا سے کروانا ہے ۔ اور انہیں اس پر صحیح طریق سے عمل کرنے کی تلقین کرنی ہے ۔ چنانچہ کشتی نوح میں فرماتے ہیں :-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی ٹالتا ہے ۔ تو وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولی ہیں اور باقی سب اس کے ظل تھے ۔ سو تم قرآن کریم کو تدبر سے پڑھو ۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو ۔ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ۔ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں ۔ یہی بات سچ ہے ۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں ۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے ۔ کوئی بھی تمہاری دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی ۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے ۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے ۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ...... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بہت بڑی دولت ہے ...... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے ۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو ۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے ۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو ۔"

نیز فرمایا :-

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا اچھا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے اس کی صدا یہی ہے

اس سے زیادہ خوبصورتی کے ساتھ قرآن مجید کی اہمیت ۔ اس کی خوبیاں اور تاثیرات کو بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ پھر نہ صرف یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کے حسن و جمال اور اس کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ بار بار فرماتے ۔ بلکہ خود کثرت سے اس کی تلاوت کیا کرتے ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے آپؑ کی اس محبت کو نوازتے ہوئے آپؑ کو اس کے کلام پاک سے کھلی کھلی پیشگوئیاں اس کے حقائق و معارف کا انکشاف کیا ۔ چنانچہ آپؑ کمال تحدی سے ساری دنیا کے علماء کو ان الفاظ میں چیلنج دیتے ہیں :-

"جو دینی و قرآنی معارف حقائق و اسرار مع لوازم بلاغت و فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں ۔ وہ دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا ۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آوے تو مجھے غالب پائے گی"

قرآن مجید سے آپؑ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک جگہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

اپنی جماعت کو زرّیں نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

(۱) "سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآنِ کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآنِ کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔"

(الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۶۵ء)

(۲) "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔"

(کشتی نوح)

(۳) "قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نُور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

(درّثمین اردو صـ ۲۶)

اور یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپؑ کی ان زرّیں نصائح کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے مردوں۔ عورتوں۔ بوڑھوں اور بچّوں کو قرآنِ کریم سے خاص محبت پیدا ہوئی۔ چنانچہ آج آپؑ کے روحانی فرزند ایک کثیر تعداد میں محض اور محض قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر کے اس وسیع و عریض کائنات کے کونہ کونہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور اسی غریب سی جماعت کے زیر نگرانی جس کی تخم ریزی آپؑ نے کی تھی دنیا کے مختلف حصّوں میں بولی جانے والی کئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں "تا دور دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی خلقِ خدا اس مقدس آسمانی صحیفہ سے رہنمائی حاصل کر کے امن و سلامتی کی زندگی بسر کر سکے۔

اولاد سے محبّت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا ایک اور درخشندہ پہلو اپنی اولاد کے ساتھ انتہائی رحیمانہ اور مشفقانہ برتاؤ ہے۔ درحقیقت آپؑ کی ذات بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی عملی تصویر تھی اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم یعنی اپنی اولاد کا احترام کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین رنگ میں ڈھالو۔

آپؑ اپنی اولاد کا بے حد احترام کیا کرتے اور بسا اوقات اہل جماعت کو بھی نصیحت فرماتے کہ جو وقت تم اپنے بچوں کو ڈانٹنے اور گالیاں دینے میں صرف کرتے ہو وہی ان کے لئے دعاؤں میں گزارا کرو —— لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کرنا چاہیئے کہ آپؑ نے کبھی اپنے بچّوں کو کسی بات پر ٹوکا ہی نہ تھا۔ نہیں —— بلکہ جہاں آپؑ اپنے جگر گوشوں کے ساتھ انتہائی درجہ پیار و محبت سے پیش آتے وہاں ہر قدم پر انکی تربیت کا بہت زیادہ خیال رکھتے —— اس سلسلہ میں ایک چھوٹا سا واقعہ پیشِ خدمت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں :۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت امّاں جان کے ساتھ اپنے نئے بنے ہوئے حجرے میں کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ اسی وقت میں بھی اپنے بچپن کی عمر میں کسی لڑکے کے ساتھ کھیلتا ہوا اس حجرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کے باہر ایک کھڑکی کھلتی تھی جس میں سے ہمارے چچا یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین کا مکان نظر آرہا تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے اشد ترین دشمن اور مخالف تھے۔ میں نے کسی بات کے تعلق میں اپنے ساتھ والے لڑکے سے کہا دیکھو وہ نظام الدین کا مکان ہے حضرت مسیح موعودؑ نے میرے یہ الفاظ کسی طرح سُن لئے اور جھٹ پلٹ کر مجھے نصیحت کے رنگ میں ٹوکا "میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"مرزا نظام الدین صاحب ہمارے چچا ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کے اشد ترین مخالف بلکہ معاند تھے۔ اس مخالفت کی وجہ سے اُن کا ہمارے ساتھ کسی قسم کا تعلق اور راہ و رسم نہیں تھا اور اسی بے تعلّقی کے نتیجہ میں میرے منہ سے بچپن کی بے احتیاطی میں یہ الفاظ نکل گئے مگر حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق فاضلہ کا یہ عالم تھا کہ آپؑ نے مجھے فوراً ٹوکا اور تربیت کے خیال سے نصیحت فرمائی کہ اپنے چچا کا نام اس طرح نہیں لیا کرتے اور آج تک میرے دل میں حضورؑ کی یہ نصیحت ایک آہنی میخ کی طرح پیوست ہے۔"

(آئینہ جمال)

مندرجہ طریق کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تربیتِ اولاد کا ایک اور بڑا ہی پیارا طریق اختیار کیا اور وہ ہے بچّوں کے حق میں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

میرے مولیٰ میری یہ ایک دعا ہے
تیری درگاہ میں عجز و بُکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
میری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے اُن کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تُو بحر الایادی

جماعت کا درد

نہ صرف یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی اولاد کی تربیت کا ہر دم خیال رکھتے بلکہ جس طرح سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم راتوں کی نیند سے بیدار ہو کر اپنی قوم کے لئے دعائیں مانگا کرتے بالکل اسی طرح آپؑ بھی "وقتاً فوقتاً" اپنی روحانی اولاد کو زرّیں نصائح سے نوازنے کے علاوہ شبانہ روز خدا تعالیٰ کے حضور اس کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کیا کرتے۔ چنانچہ ایک بار فرمایا :۔

"میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا ہو اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبّر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ میں دُعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کئے جاؤں گا اور وہ دُعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے انکے دلوں سے ہٹا دے اور باہمی سچی محبّت عطا کر دے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔"

(اشتہار التوائے جلسہ ۲۔ دسمبر ۱۸۹۳ء)

(باقی)

اسلام کا عظیم الشّان اعجاز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اسلام کا سب سے بڑا اور عظیم الشان معجزہ جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی وہ اسکی حقانیت اور روشنی ہے۔ وہ کسی پہلو سے شرمندہ نہیں ہوتا تمام حقائق اور صداقتیں اسلام میں موجود ہیں۔ ہر ایک پہلو سے کامل۔ سب کے حملوں کا جواب دیتا ہے اور دوسروں پر حملہ کرتا ہے کہ اس کا جواب نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۲۹۴)

معاصرین سے

کس سے کہیں لٹ گیا ہے کارواں ہمارا

(عبدالرحمٰن ناصر عسکری۔ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب)

درد یست اندرو دل اگر گویم زباں سوزد
دگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

بچپن میں ہم جماعت اہلحدیث کے بارے میں سنتے تھے کہ یہ مجاہدین کی جماعت ہے۔ ایسے مجاہدین جو شب زندہ دار اور دن کے شہسوار تھے۔ ایک طرف دنیا اس جماعت کے علم وفضل اور زہد وتقویٰ سے انگشت بدنداں رہتی تھی۔ دوسری طرف ان کی قوت وطاقت سے بڑی بڑی سیاسی قوتیں لرزہ براندام رہتی تھیں۔ یہ ایک فعّال اور متحرک جماعت تھی۔ ظلم وعدوان، فسق وفجور، شرک وبدعات کے استیصال کے لئے ہر وقت تیار اور پابرکاب رہتی تھی۔ اس کا ہر ہر فرد اسلامی اخوت کی زندہ مثال تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کے عزم واستقلال کا مقابلہ نہ کرسکی۔ یہی جماعت ہر ملک اور ہر دور میں فاتح اور غالب دکھائی دیتی تھی۔ اور یہ سب ان کے ایمان اور صحیح اعتقاد کی بدولت تھا۔ ان کے مدارس صحیح اسلامی زندگی کا نقشہ تھے۔ ان کے علماء اور طلباء علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں یگانہ روزگار تھے۔ پھر ان کی سیمابی کیفیت فولادی عزائم اور آہنی بازو ان کی غازیانہ زندگی کے مظہر تھے۔

یہ سب اپنے بچپن میں سنا کرتے تھے اور اللہ سے دعا کرتے تھے کہ وہ ہمیں جلدی بڑا کردے، تمنا ہوتی کہ بچپن کی منزلیں جلد طے ہوجائیں، تاکہ ہم بھی اس جماعت کے خادم بن کر اللہ کے دین کی کوئی ادنیٰ خدمت کرسکیں۔ خدا خدا کرکے یہ تمنا پوری ہوئی۔ اور ہماری نگاہیں چہاردیواری سے نکل کر ماحول کا معائنہ کرنے لگیں۔ پھر جماعت پر بھی نظریں پڑیں، تو امیدوں پر پانی پھر گیا۔ میں کیسے کہوں کہ کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

جس دن سے میرے شعور کی صبح ہوئی ہے، مَیں نے جماعتی ماحول کو نہایت مکدّر اور علم وتقویٰ کے سایہ سے محروم پایا ہے۔

یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہمارے موجودہ مدارس میں کہیں بھی ایسا ماحول میسر نہیں، جہاں صحیح معنوں میں طلباء کی نشوونما ہو، ان کا شعور جاگے، ذہن سلجھے اور فکر وتدبّر کا رنگ نکھرے۔ بلکہ ناقص نظامِ تعلیم اور فقدانِ اصلاح وتربیت کے سبب ذہنوں پر تاریکی چھائی رہتی ہے۔ اور طلباء علم ودانش سے مالا مال ہونے کے بجائے اخلاقی افلاس اور احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ان کی معصوم فطرت حسد وبغض کے شعلوں میں جھلس کر داغدار ہوجاتی ہے۔ عقل پر غفلت کے پردے پڑ جاتے ہیں اور صلاحیتیں دفن ہوکر رہ جاتی ہیں۔ یہاں سے فارغ ہونے والوں کے سامنے کوئی نظریہ اور لائحہ عمل نہیں ہوتا۔ دورانِ تعلیم میں وہ امیدوں اور تمناؤں کے فریب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور فارغ ہوتے ہی ان کی آنکھیں پہلی بار کھلتی ہیں۔ مگر انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ لہٰذا وہ آنکھیں بند کرکے ایسے بھونڈے طریقے اختیار کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں جو عوام کے دلوں میں حقارت اور نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ اور پھر اصلاح کے راستے مسدود ہوجاتے ہیں۔

میرے سامنے بہت سے ایسے مدارس ہیں جن پر لاکھوں خرچ ہوئے ہیں مگر وہ مدارس کسی ایک بھی مثالی شخصیت کو جنم نہ دے سکے۔ برعکس اس کے بے شمار سنجیدہ گداگروں کو جنم دینے میں مصروف ہیں۔

محققین علماء رخصت ہوچکے ہیں اور باقی چراغِ سحری ہیں۔ جماعت پر سے علم کا سایہ ڈھل رہا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟۔

یہاں مجھے کہنے کی اجازت دیجئے کہ ہماری موجودہ درسگاہیں، خلوص کی آبیاری سے محروم ہوچکی ہیں اور خود غرض لوگوں کی من مانی کا تختہ مشق بنی ہوئی ہیں۔ نہ تو کبھی کسی نے خلوص دل سے نصاب میں دلچسپی لی اور نہ ہی تربیت کے بارے میں سوچا۔ بلکہ ہمارے قائدینِ جماعت، ذاتیات کے بھنور میں کود پڑے ہیں، جن کے آگے نہ کوئی منزل ہے اور نہ کنارہ۔

یہ حالات حساس دلوں کے لئے کسقدر درد انگیز اور ہمت شکن ہے کہ:۔

- چند افراد کی ذاتی رنجشیں جماعتی اثاثہ کو جلا کر تباہ کردینے کا سامان مہیا کر رہی ہیں۔
- خلوص اور تقویٰ جو اس جماعت کا امتیازی نشان تھا اس کی جھلک تک باقی نہیں رہی۔
- اخلاقی تنزل اور علمی انحطاط جماعت کو اپنے نرغے میں لے چکے ہیں۔
- چمن اجڑتا جارہا ہے اور باغبانوں کی آنکھیں نہیں کھل رہیں۔
- یہ گھر اپنے ہی چراغ سے جل کر راکھ ہوگیا ہے اور گھر کے مالک تماشا دیکھ رہے ہیں۔

کیا ہماری جماعت اس قدر مفلوج ہوچکی ہے کہ اس کا ایک فرد بھی ایسا نہیں جو اس راکھ کو صاف کرکے نئے سرے سے خرمن سازی کرے اور خلوص وکوشش کے خون سے اس اجڑے گلستان کو سینچے، اور نظامِ تعلیم کو جدید تقاضوں کے مطابق بنا کر ایسا ماحول مہیا کرے جہاں طلباء کو نئے تمدنی انقلاب اور نئے علوم سے آشنا ہونے کا موقع مل سکے، جہاں بصیرت کے چراغ روشن ہوں اور عقل ودانش کے پھول کھل سکیں اور ہمارے مدارس میں علمی شخصیتیں پیدا ہونے لگیں۔

مَیں اس تلخ مگر مفید سچائی کا اظہار کرنے کی جرأت اسلئے کر رہا ہوں کہ اسوقت ہمارا تعلیمی تنزل منتہائے کمال کو پہنچ چکا ہے۔ اور ہماری غفلت کی انتہا ہوچکی ہے۔ تعلیمی نظام ان لوگوں کے سپرد ہے۔ جنہیں علم سے کوئی نسبت نہیں۔ اور علماء کو ان کے مقام سے گرا کر حرفِ علت کی جگہ دے دی ہے۔ جس کی وجہ سے مدارس میں علمی روح مفقود ہے۔ اب مزید تساہل کی گنجائش نہیں ہے اور خیالی نقشہ آرائیوں میں وقت ضائع کرنا جماعتی خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اس وقت تیزگامی کے ساتھ قافلہ کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہمارے اسلاف کی بسائی ہوئی علمی دنیا ہماری کج اندیشی کا شکوہ کرتی ہوئی اجڑ جائے گی۔

مدینہ یونیورسٹی میں اس وقت جماعت اہلحدیث پاکستان کے پندرہ فرزند زیرِ تعلیم ہیں۔ مگر جماعت کا ان سے کوئی رابطہ نہیں۔ حالانکہ انکی طرف سے اس امر کی کوشش بھی کیگئی تو صدائے صحرا ہوکر رہ گئی۔ اسوقت اگر جماعت میں بیداری پیدا نہ ہوئی تو یہ موقع بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ اور مدینہ یونیورسٹی سے آنیوالے علماء جماعتی اداروں کی بجائے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ماحول میں اپنے وجود کو ضم کردیں گے۔ اور یہ جماعت کا اتنا بڑا خسارہ ہوگا۔ کہ آئندہ آنیوالی نسلیں جماعت اہلحدیث کے موجودہ سربراہوں کو کبھی معاف نہیں کریں گی کیونکہ بلاشبہ یہی ارباب حل وعقد اس عظیم نقصان کے واحد ذمہ دار ہونگے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

(الاعتصام لاہور ۲؍اپریل ۶۵ء ص۹)

شکریہ احباب

پچھلے دنوں چوروں کا تعاقب کرتے ہوئے مجھے جو زخم لگے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور بزرگوں اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی دردمندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں پورے طور پر مندمل ہوچکے ہیں۔ اور میں ہسپتال سے گھر واپس آچکا ہوں۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ

میں ان تمام بزرگوں اور احباب کا جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے یا بذریعہ خطوط عیادت فرمائی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ علی الخصوص محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور فضل عمر ہسپتال کا تمام اسٹاف جنہوں نے میرے اور میرے اہل وعیال کے ساتھ ہمدردی اور علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں اپنے بیشمار فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

(عبدالعزیز۔ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بھانجے عزیز امیر اللہ شاہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت فضل شاہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور خان بہادر غلام محمد خان صاحبؓ آف گلگت کی پڑنواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی اور اس کی والدہ کو صحت وعافیت سے رکھے اور خادمِ دین بناسکے۔ آمین۔

(والدہ اخوند فیاض احمد صدر لجنہ اماء اللہ ملتان شہر)

وصایا

ضروری نوٹ: ۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ ہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۰۲:- میں عبد الغنی ولد چوہدری علی بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے ایک مکان پختہ واقعہ پیپلز کالونی نمبر مکان ۷۰۳/C مالیتی پانچ ہزار (یہ مکان قرض لے کر بنایا گیا ہے) جس کی اقساط ابھی ادا کر رہا ہوں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں میری تنخواہ اس وقت -/۲۲۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ منظوری کے بعد منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الغنی ۷/۷۰۳C پیپلز کالونی لائل پور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد سلیم احمد اکاؤنٹنٹ پی ٹی ایس لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۷۰۳:- میں خدا بخش ولد حسن محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد پانچ مرلہ اراضی سکنی واقعہ دار الیمن جو میں نے مبلغ -/۲۰۰ روپے میں خریدی ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰ روپے ماہوار بذریعہ تجارت ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد خدا بخش۔ گواہ شد عبد العزیز مہتمم مقامی ربوہ۔ گواہ شد سید بشیر احمد شاہ۔ گولبازار۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۰۴:- میں امۃ المومن بنت مرزا ظفر احمد صاحب قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال ۴ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈھاکہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میرا گزارہ اس جیب خرچ پر ہے جو مجھے والدین کی طرف سے ماہ بماہ ملتا ہے جیب خرچ مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار صرف ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میری کوئی جائداد بن جائے یا آمدنی میں اضافہ ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ امۃ المومن۔ گواہ شد مرزا غلام احمد دار الصدر۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ گواہ شد مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ دار الصدر غربی ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۷۰۵:- میں منصورہ بیگم زوجہ خالد سیف اللہ قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے میرا زیور حسب ذیل ہے کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولے قیمتی -/۲۲۵ روپے ہار طلائی ۱½ تولہ قیمتی -/۲۲۵ روپے، انگوٹھی طلائی ۸ ماشہ قیمتی -/۱۱۰ روپے کل قیمت -/۵۶۰ روپے سنگر مشین کی قیمت -/۲۶۵ روپے نقد روپیہ اڑھائی ہزار روپیہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے الامۃ منصورہ بیگم گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا گواہ شد خالد سیف اللہ خاوند موصیہ۔ نوٹ:- میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ العبد خالد سیف اللہ خاوند موصیہ (اگر یکٹو انجینئر الیکٹرسٹی۔ تھرمل پلانٹ عبد اللہ پور لائل پور شہر۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۷۰۶:- میں سعیدہ خانم زوجہ ملک محمد نذیر صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے جو بذمہ خاوند ہے میرا زیور حسب ذیل ہے گانی طلائی وزنی پونے دو تولے قیمتی -/۲۱۷ روپے کڑے طلائی دو تولے قیمتی -/۲۶۰ روپے انگوٹھیاں دو عدد وزنی ۹ ماشے قیمتی -/۸۴ روپے کانٹے طلائی وزنی ۸ ماشے قیمتی -/۸۰ روپے کل قیمت -/۶۴۱ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے الامۃ سعیدہ خانم گواہ شد محمد نذیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام احمد نائب قائد لائل پور۔ نوٹ:- میں مبلغ -/۸۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد محمد نذیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ غلام احمد بقلم خود۔ نائب قائد۔

مثل نمبر ۱۷۷۰۷:- میں اعجاز سلطانہ زوجہ محمد اسحاق قوم جٹ کاہلواں پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن 6-R/99 ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے علاوہ زیورات طلائی ۶ تولہ وزنی مالیت مبلغ سات صد پچاس روپے ہیں تفصیل یہ ہے بالیاں ڈیڑھ تولہ گلوبند ڈھائی تولہ چار دو تولہ مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ذاتی آمدنی کوئی نہیں اگر کبھی ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی تا زیست اس کے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی میرے مرنے کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نوٹ:- خاوند نے حق مہر کی ادائیگی کا ذمہ لے لیا ہے۔ الامۃ اعجاز سلطانہ زوجہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب سٹلائٹ ٹاؤن منٹگمری۔ گواہ شد محمد اسحٰق خاوند موصیہ حال مکان ۲۳۸ بلاک ۵ نزد سٹلائٹ ٹاؤن منٹگمری۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال منٹگمری۔

مثل نمبر ۱۷۷۰۸:- میں امۃ العزیز شاہدہ زوجہ مشتاق احمد ہاشمی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی وزنی دو تولے تین ماشے ایک رتی کڑے طلائی تین تولے کانٹے طلائی ایک تولہ تین ماشے بالیاں طلائی آٹھ ماشے دو رتی۔ انگوٹھیاں ۳ عدد طلائی وزنی گیارہ ماشے دو رتی کل وزن ۸ تولے ایک ماشہ ۵ رتی قیمتی بحساب -/۱۳۰ روپے فی تولہ کل قیمت ۱۰۵۶/۵۶ روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ العزیز شاہدہ گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال لائل پور گواہ شد مشتاق احمد ہاشمی لائل پور۔

نوٹ:- میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد مشتاق احمد ہاشمی خاوند موصیہ کوارٹر نمبر ۲/۱۹ کینال کالونی لائل پور گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ عطا حسین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۷۰۹:- میں ناصر خلیل احمد رشید ولد عبد الرشید صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر خلیل احمد رشید۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور۔ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد منظور احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۷۱۰:- میں دبیر احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ دس روپیہ ماہانہ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ دبیر احمد گوہر۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ظفر اللہ خان۔ ولد چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری حلقہ جناح کالونی۔ لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۷۱۱:- میں محمد عبد اللہ ولد میاں شیر علی صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک E.B/۲۴۵ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک مکان خام واقعہ چک E.B/۲۴۵ رقبہ اندازاً ساڑھے مرلہ جس کی موجودہ مالیت اندازاً آٹھ صد روپیہ ہے اور ایک ایکڑ دو کنال زرعی اراضی دہری واقعہ چک R-۱۰/۱۴۰ تحصیل خانیوال ضلع ملتان ہے جس کی موجودہ قیمت قریباً -/۱۸۰۰ روپے ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ ماہوار آمد بصورت ملازمت مبلغ -/۱۹۳ روپے ماہوار پر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری بعد از سرٹیفکیٹ جاری ہوگی۔ العبد محمد عبد اللہ ٹیچر۔ ڈی بی ہائی سکول چک ۲۶۹/ای۔ بی ضلع منٹگمری۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال چک ۲۴۵ گواہ شد۔ عبد العزیز پریذیڈنٹ چک ۲۴۵ ای بی ضلع منٹگمری۔

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۵ء

ذیل میں جماعتوں اور ایسے مخیر احباب کے اسماء درج ہیں جنہوں نے یکصد یا اس سے زیادہ روپے کے وقف جدید کے چندہ کے وعدہ جات ارسال فرمائے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اخلاص، جان و مال میں زیادہ ترقی عطا فرما دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

جماعت	رقم
ایک مخیر دوست بذریعہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	۱۰۰۰ - ۰۰ روپے
محمود آباد - جہلم	۱۳۳ - ۷۵ ،،
سانگلہ ہل - شیخوپورہ	۱۷۷ - ۰۰ ،،
کھوکھر غربی - گجرات	۱۱۸ - ۰۰ ،،
چک ۱۸ بہوڑو - شیخوپورہ	۲۱۸ - ۲۱ ،،
مانسہرہ - ہزارہ	۱۶۸ - ۵۰ ،،
ظفرآباد بولکہ - حیدرآباد	۱۱۱ - ۰۰ ،،
احمدآباد اسٹیٹ - تھرپارکر	۲۱۰ - ۰۰ ،،
ڈسکہ - ضلع سیالکوٹ	۵۷۵ - ۱۵ ،،
مونگ - گجرات	۱۰۰ - ۸۵ ،،
ظفرآباد لابینی	۲۳۳ - ۲۵ ،،
ایبٹ آباد	۳۹۳ - ۰۰ ،،
پکہ لنوآنہ - ضلع جھنگ	۱۰۴ - ۰۰ ،،
کالا گجراں - جہلم	۲۵۱ - ۰۰ ،،
رحیم یار خان	۳۰۳ - ۰۰ ،،
قصور	۱۶۴ - ۰۷ ،،
جمالپور	۷۲۴ - ۰۰ ،،
دارالیمن ربوہ	۴۰۵ - ۸۹ ،،
دارالصدر شرقی - بذریعہ مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی	۱۰۲ - ۱۲ ،،
دارالبرکات ربوہ	۲۴۸ - ۰۸ ،،
دارالنصر غربی ربوہ	۱۵۶ - ۵۴ ،،
فیکٹری ایریا ربوہ	۲۶۸ - ۸۲ ،،
دارالرحمت وسطی ربوہ	۸۰۰ - ۳۱ روپے
گوٹھ شاہ دین	۱۴۱ - ۰۰ ،،
چک ۵۶۵ - ضلع لائل پور	۱۱۵ - ۰۰ ،،
کوئٹہ - قسط دوئم	۲۸۰ - ۷۵ ،،
شیخ محمد بشیر صاحب مصری شاہ لاہور	۱۱۴ - ۰۰ ،،
حلقہ مصری شاہ لاہور	۳۴۶ - ۷۵ ،،
کراچی	۹۹۷ - ۰۰ ،،
گرمولا ورکاں - گوجرانوالہ	۴۸۵ - ۷۷ ،،
دارالرحمت غربی ربوہ	۸۲۲ - ۳۱ ،،
نور نگر فارم - تھرپارکر سندھ	۴۸۴ - ۶۰ ،،
آئمہ کرم پور - بذریعہ سید لال شاہ صاحب - واربرٹن	۷۴۷ - ۰۸ ،،
کنری - ضلع تھرپارکر	۷۶۶ - ۲۵ ،،
ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب - جہلم	۱۰۰۰ - ۰۰ ،،
سنت نگر لاہور	۲۱۱ - ۰۰ ،،
دھرم پورہ - لاہور	۱۸۴ - ۵۰ ،،
لاہور چھاؤنی	۲۳۶ - ۰۰ ،،

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر)

درخواستہائے دعا

- محترم سید شاہ محمد صاحب آجکل مانسہرہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ آپ بعارضہ قلب یک لخت بیمار ہو گئے۔ اگرچہ حالت پہلے سے بہت بہتر ہے مگر پھر بھی بیماری کا اثر ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ اور صحابہ اور درویش صاحبان سے درخواست ہے کہ سید صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد عرفان ایل نویس مانسہرہ وامیر ضلع ہزارہ)

- میری والدہ محترمہ کو عرصہ دراز سے گلے میں گلینڈز (GLANDS) اور ٹان سل کی شکایت ہے۔ جس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کے لئے دردمندانہ درخواست ہے۔ (بشارت احمد خاں پشاور)

- مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بھٹی آف میرپور خاص چند دنوں سے سخت اعصابی دردوں کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر دے۔ آمین (مجیب اللہ خاں دارالرحمت شرقی - ربوہ)

- میرے نانا محترم چوہدری نور احمد صاحب بعارضہ اعصابی کمزوری و ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ نیز میری بڑی ہمشیرہ سرداری بیگم ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور بھی انتڑیوں میں ورم کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (کرامت احمد خاں ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

- کراچی - ۶ راپریل - کراچی کے سرکاری اور سیاسی حلقوں نے بھارت کے اس فیصلہ پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ جس کے تحت شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے پاسپورٹ منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس اقدام کو بوکھلاہٹ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ عبداللہ نے دنیا کے صدر مقامات میں جو نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اس کے جواب میں بھارت نے منتقمانہ کارروائی کر کے اپنے کھوکھلے پن کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ شیخ عبداللہ نے اپنے بیرونی دورہ میں ایک بھی ایسی بات نہیں کہی ہے جو وہ پہلے نہیں کہہ چکے اور جب بھارتی حکومت انہیں پاسپورٹ دے رہی تھی تو وہ ان کے نظریات اور سیاسی عقائد سے پوری طرح باخبر تھی۔

- ماسکو - ۶ راپریل - روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن۔ نائب وزیر اعظم اور کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر برزنیف نے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ انہیں صدر ایوب نے کل پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔

- ماسکو - ۶ راپریل - ماسکو کے باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق کل دوپہر کے کھانے میں روسی اور پاکستانی لیڈروں نے بڑے دلچسپ انداز میں باہمی خیرسگالی کا اظہار کیا۔ یہ دعوت صدر ایوب کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر برزنیف نے کہا کہ میں نے صدر ایوب سے کوئی بات چھپا کر نہیں رکھی ہے۔ اور ایک کنگھے کے سوا جو میری جیب میں پڑا ہے کوئی بات بتانے والی نہیں رہی ہے۔

اس پر وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے کہا ہمارے صدر نے بھی دل میں کچھ نہیں رکھا ہے اور خود کو ایک کھلی کتاب کے طور پر پیش کر دیا ہے۔ اس کے بعد مسٹر کوسیجن بولے کہ ہم نے بڑی اہم بات چیت کی ہے اور بڑے بڑے مسائل کا جائزہ لیا ہے۔

- لاہور - ۶ راپریل - حکومت مغربی پاکستان نے چند ماہ قبل چینی کے راشن میں کمی کی تھی۔ اسے بحال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ کمی چینی کی رسد کم ہو جانے کی بنا پر کی گئی تھی۔ حکومت کے اعلان کے مطابق آئندہ اتوار سے تمام شہروں میں عوام کو پوری چینی ملنے لگے گی اور کوٹہ میں جو کمی کی گئی تھی وہ ختم ہو جائے گی۔

- بیروت - ۶ راپریل - تونس کے صدر حبیب بورقیبہ اور یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں عالمی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس میں جنوب مشرقی ایشیا، کانگو اور مشرق وسطیٰ خاص طور پر شامل ہیں۔ یہ اعلامیہ بورقیبہ کے دورہ یوگوسلاویہ کے اختتام پر جاری کیا گیا جس میں ہر قسم کی جارحانہ کارروائیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس سے عالمی حالات جو پہلے ہی نازک ہو رہے ہیں اور کشیدہ ہو جائیں گے۔ اعلامیہ میں فلسطین کے عرب عوام کے حقوق کی حمایت کی گئی ہے اور نسلی امتیاز روا رکھنے والی حکومتوں کی مذمت کی گئی ہے۔

- کراچی - ۶ راپریل - بھارت کی بحری اور فضائی فوج نے بحیرہ عرب میں زبردست فوجی مشقیں شروع کی ہیں۔ گذشتہ ایک ہفتے میں یہ دوسرا موقع ہے کہ بھارتی افواج مغربی پاکستان کی سرحد کے قریب جنگی مشقیں کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی فوج نے آج بحیرہ عرب میں جو مشقیں شروع کی ہیں ان میں فضائیہ کے کئی سکواڈرن اور بحریہ کے متعدد یونٹ حصہ لے رہے ہیں۔

اس سے قبل گذشتہ ہفتے میں بھارت نے خلیج کچھ کے علاقے میں جنگی مشقیں کی تھیں جن میں بھارت کا طیارہ بردار جہاز وکرم اور بحری بیڑے کی صف اول کے جنگی جہاز، فضائیہ کے متعدد دستے اور مہاراشٹر میں مقیم بھارتی فوج نے حصہ لیا تھا۔ اس پر پاکستان شدید احتجاج کر چکا ہے۔

- لاہور - ۶ راپریل - پاکستان کے محکمہ ڈاک نے فیصلہ کیا ہے کہ میثاق استنبول کی سالگرہ کے موقع پر ۲۱ جولائی کو دو خاص ٹکٹیں جاری کی جائیں۔

- سائیگون - ۶ راپریل - جنوبی ویٹ نام میں امریکہ کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ اور جنوبی ویٹ نام کے طیاروں نے اتوار کے روز شمالی ویٹ نام پر چار مرتبہ بمباری کی ترجمان کے مطابق پہلے دو حملوں میں امریکہ کے ۹۰ طیاروں نے حصہ لیا اور انہوں نے شمالی ویٹ نام پر ۲۵ ٹن وزن کے بم اور راکٹ برسائے تھے۔

امریکی طیاروں کی بمباری سے شمالی ویٹ نام کی شاہراہ اور ریلوے لائن تباہ ہو گئی۔ دوسرے دو حملوں میں بھی ۹۰ طیاروں نے حصہ لیا۔ وہ اپنے نشانوں کو تباہ کر کے بخیریت جنوبی ویٹ نام واپس آ گئے ہیں۔

جو شخص بغیر یقین کے دعا مانگتا ہے اُس کی دعا خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں ہوا کرتی

دعا اسکی سنی جاتی ہے جس کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ خدا میری سنے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبولیت دعا کی ایک شرط پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں نے احباب کو متواتر دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے اور اب بعض دوستوں کی طرف سے جو رقعے اور خطوط ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے ایک حصہ میں موجودہ زمانہ کے فتن کے لئے دعا کی تحریک پائی جاتی ہے مگر ایک حصہ کی دعا کافی نہیں ضرورت ہے کہ مردوں اور عورتوں اور بچوں سب کی ذہنیت کو دعا کے لئے بدلا جائے۔ اور یہ ذہنیت اس رنگ میں بدلی جاتی ہے کہ سب سے پہلے دعا پر یقین اور ایمان پیدا ہو۔ جو شخص بغیر یقین کے دعا مانگتا ہے اس کی دعا خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں ہوا کرتی۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی ایسے شخص کی دعا قبول ہو جائے، صرف نمونہ کے طور پر اور اس کے دل میں یقین پیدا کرنے کے لئے۔ لیکن قانون کے طور پر اسی شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جس کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ خدا میری سنے گا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمَّن یُّجِیبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ کہ مضطر کی دعا کون سنتا ہے؟ پھر فرماتا ہے۔ اللہ ہی سنتا ہے مضطر کے معنے عربی زبان میں یہ ہوتے ہیں کہ کسی کو چاروں طرف سے دھکے دے کر کسی طرف لے جائیں جو چاروں طرف سے رستہ بند پا کر کسی ایک طرف کو جاتا ہے اس کو مضطر کہتے ہیں یعنی وہ ہر طرف آگ دیکھتا ہے، اپنے دائیں دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے اپنے بائیں دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے اپنے پیچھے دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے، اپنے نیچے دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے، اپنے اوپر دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے، صرف ایک جہت اس کے سامنے خدا تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے اور اسی پر اس کی نظر پڑتی ہے اور سب جگہ اسے آگ ہی آگ دکھائی دیتی ہے مگر صرف ایک طرف سے اُسے امن نظر آتا ہے اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ مضطر کے معنوں میں یقین پایا جانا ضروری ہے۔ مضطر کے صرف یہی معنے نہیں ہیں کہ اس کے دل میں گھبراہٹ ہو کیونکہ گھبراہٹ میں بعض دفعہ ایک شخص بے تحاشا کسی طرف چل پڑتا ہے بغیر اس یقین کے کہ جس طرف وہ جا رہا ہے وہاں اسے امن بھی حاصل ہوگا یا نہیں۔ بلکہ بعض لوگ گھبراہٹ میں ایسی طرف چلے جاتے ہیں جہاں خود خطرہ موجود ہوتا ہے اور وہ اس سے نہیں بچ سکتے۔ پس محض اضطراب کا دل میں پیدا ہونا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا۔ اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک طرف نظر آتی ہو۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہو بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں ہے۔ تو وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس کے کرتے وقت بندہ اس رنگ میں اُس کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۴۲ء)

اعلان

سہ سالہ انتخاب قاضیاں کے متعلق اعلان کیا گیا تھا کہ آخر مارچ ۱۹۶۵ء تک انتخاب کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے اب اس میعاد میں توسیع کر کے درخواست کی جاتی ہے کہ مورخہ ۱۵/۴/۶۵ تک انتخاب کی رپورٹ بھجوا دی جائے انتخاب میں ان امور کو ملحوظ رکھا جائے جن کی تفصیل پہلے شائع کی جا چکی ہے (ملاحظہ ہو اخبار الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء) سابقہ قاضیوں کی منظور شدہ میعاد تقرری ختم سمجھی جائے اسلئے ہر جماعت میں از سر نو انتخاب کر کے یکم مئی ۶۵ء سے نئے قاضیوں کی منظوری حاصل کی جائے سابقہ قاضیوں کا نام بھی اس انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(ناظم دار القضاء)

صدر ایوب کی قیادت میں پاکستان مؤثر بین الاقوامی طاقت بن گیا ہے

صدر پاکستان عظیم مدبر ہیں، روس کے صدر مکویان کا خراج تحسین

ماسکو ۷ اپریل۔ روس کے صدر انستاس مکویان نے اعلان کیا ہے کہ صدر ایوب اس دور کے عظیم مدبر ہیں اور بڑے بڑے بین الاقوامی معاملات میں ان کے تعمیری نقطۂ نگاہ سے دنیا میں پاکستان کے وقار اور اثر میں اضافہ ہوا ہے وہ کل رات یہاں ایک ڈنر میں تقریر کر رہے تھے۔ جو صدر ایوب نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دونوں ملکوں میں اچھے تعلقات کے قیام سے نہ صرف پاکستان اور روس کے عوام کو فائدہ پہنچے گا بلکہ ایشیا کا امن بھی مستحکم ہوگا۔

صدر مکویان نے کہا کہ میں روس کے صدر مقام ماسکو میں آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا خیر مقدم کرتا ہوں اور اپنے درمیان آپ کی موجودگی پر مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ جس طرح پاکستان سوویٹ یونین سے دوستی کا خواہشمند ہے اسی طرح ہم بھی پاکستان کے دوست بننے اور اس سے اچھے تعلقات کے خواہشمند ہیں۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ روسی لیڈروں سے بات چیت کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قیام امن تخفیف اسلحہ، سامراجیت کی مخالفت تنازعات کے پر امن تصفیہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی اور اسی قسم کے دوسرے اہم معاملات میں پاکستان اور روس کے درمیان اتفاق رائے موجود ہے صدر ایوب نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں ملک امن چاہتے ہیں اور دونوں ہی اپنی تعمیر کے اہم اور عظیم کام میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان اہم معاملات میں ہم آہنگی اس بات کا ثبوت ہے کہ دونوں ملکوں کے لئے بہتر اور دوستانہ تعلقات کے لئے بنیاد موجود ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ مختلف اقتصادی اور سماجی نظام رکھنے والے ممالک ایک دوسرے کے ساتھ دوستی اور امن سے رہ سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت کئے بغیر تعاون کر سکتے ہیں ہم ان نظریات پر خلوص سے یقین رکھتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ان نظریات کو اجاگر کرنے میں روس نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں سامراجیت اور نو آبادیاتی نظام کی مخالفت کرے گا اور اسے کسی صورت میں بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

سا مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس کا افتتاح

ربوہ ۷— مورخہ ۵ اپریل کو ۵ بجے شام مسجد محمود میں مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم صالح محمد خاں صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم مہتمم صاحب تربیت نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ موجودہ اقوام عالم اس بات کی منتظر ہیں کہ اسلام کی تعلیمات کے ذریعہ ان کی رہنمائی ہو۔ فی زمانہ مادی نظریات کے حامل نہ یورپ کی قیادت کر سکتے ہیں نہ دیگر اقوام کی۔ خدا کی تقدیر چاہتی ہے کہ احمدی نوجوان اقوام عالم کی روحانی قیادت کریں۔ اگر ہم اپنے ذہنوں میں فیصلہ کر لیں کہ ہم نے ہی دنیا کی قیادت کرنی ہے تو پھر ہمیں اپنے آپ کو بدلنا ہوگا۔ قائد بننے کے لئے علمی اور عملی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تربیتی کلاس کا یہی مقصد ہے کہ ہم اپنی ذہنی روحانی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔ آپ نے شامل ہونے والے خدام کو توجہ دلائی کہ وہ اس تربیتی کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور وہ اپنے آپ کو دنیا کی قیادت کے قابل بنائیں۔

اس تربیتی کلاس میں ربوہ کی ۱۹ مجالس کے ۲۴۲ خدام حصہ لے رہے ہیں۔ مہتمم صاحب تربیت کے افتتاحی خطاب کے بعد دعا ہوئی۔ اور اس طرح تربیتی کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔

(ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ ربوہ)

زعیم اعلیٰ ربوہ کا تقرر

صدر محترم مجلس انصار اللہ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک کے لئے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کا تقرر بطور زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ منظور فرمایا ہے۔ ربوہ کی مجالس سے درخواست ہے کہ وہ مکرم چوہدری صاحب سے پوری طرح تعاون فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ نوٹ

خاکسار کا ایک عدد کرنسی نوٹ مالیتی یک صد روپیہ ۵ اپریل ۱۹۶۵ء کو کوارٹرز فضل عمر ہوسٹل سے جامعہ احمدیہ و گول بازار کے راستے دار الصدر غربی جاتے ہوئے گم ہو گیا ہے اگر کسی دوست کو یہ رقم ملی ہو تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں دس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (حسن دین فضل عمر ہوسٹل ربوہ)